بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
ہفت روزہ
بدر
قادیان
ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم - اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۲ ۱٫
تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۵ | ۷ ؍احسان ۱۳۳۵ھش ۲۸ ؍شوال ۱۳۷۵ھ ۷ ؍جون ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۲

کیرنگ (اڑلیسہ) میں عظیم الشان تبلیغی کانفرنس

اڑلیسہ علاقہ کی ۱۸ جماعتوں سے احباب کی شرکت ۔ دو ہزار افراد جماعت کا اجتماع
احمدی مبلغین کا درس و تدریس ۔ تربیتی تقاریر اور جماعتوں میں جوشِ عمل

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ اور نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی کوششوں اور علاقہ اڑلیسہ کی جملہ جماعتوں کے تعاون سے صوبہ اڑلیسہ کے احمدی احباب کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ ایک عظیم الشان تبلیغی کانفرنس بمقام کیرنگ ضلع پوری علاقہ اڑلیسہ منعقد کریں چنانچہ ۲۰ ؍اور ۲۱ ؍مئی کی تاریخیں اس غرض کے لئے مقرر کی گئیں۔ ہینڈبل۔ ٹریکٹ اور اشتہارات کے ذریعہ اس کانفرنس کے انعقاد کی اطلاع جماعتوں اور غیر احمدی معززین اور اس علاقہ کے ہندو دوستوں کو خاص دعوتی کارڈوں سے بھی دی گئی۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے مختلف افراد جماعت کو بھی دعوت نامے بھیجے گئے۔ کیرنگ کے علاوہ مندرجہ ذیل جماعتوں کے کثیر احباب کانفرنس میں شامل ہوئے۔ سونگڑہ ۔ کٹک ۔ بھدرک ۔ چودھوار ۔ گڑداپلی ۔ کوٹ پڑہ ۔ نرگادن ۔ بینگا رسنگھ ۔ پوری ۔ من کا کھوڑا ۔ سری پار پدم پدا ۔ کنڈرا پاڑا ۔ خوردہ ۔ نیاگڑھ ۔ بھدرک ۔ طالبر کوٹ ۔ ڈھینکانال ۔ بنکال ۔ سرو ۔ اس کے علاوہ جناب محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان مدراس سے اور جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر حیدرآباد دکن سے ۔ اور مبلغین میں سے الحاج مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ سے اور مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلی سے اس موقع پر رونق افروز ہوئے

کانفرنس کا آغاز بتاریخ ۲۰ ؍مئی ۱۹۵۶ء بوقت ۸ بجے صبح تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نظم کے بعد خطبہ استقبالیہ مکرم مولوی عبد الحمید خان صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر (جو استقبالیہ کمیٹی کے صدر تھے) نے پڑھا خطبے کے بعد مولانا محمد سلیم صاحب سے کانفرنس کے افتتاح کی درخواست کی گئی ۔ چنانچہ مولانا موصوف نے افتتاحی تقریر کے ذریعہ کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اور دعا کے بعد آپ ہی کی صدارت میں کانفرنس کا اجلاس ½۱۱ بجے تک ہوتا رہا۔ سب سے پہلے مکرم مولوی سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر صوبہ اڑلیسہ نے باہر سے آمدہ معززین کے پیغامات سنائے۔ اور گذشتہ کارگذاری کی رپورٹ بھی پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی کی تقریر سیرت حضرت رسول اکرم و سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر ہوئی۔

دوسرا اجلاس ½۳ بجے بعد دوپہر زیر صدارت جناب مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد محسن صاحب مبلغ کیرنگ نے اڑیہ زبان میں "کل یگ اوتار کی آمد" کے موضوع پر اور جناب محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس نے زندہ خدا کی حقیقت پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد اڑیسہ کے ایک مقامی ہندو دوست ڈاکٹر جلندھر دھرہ (Bama Dhara) نے تقریر کی جس میں انہوں نے اس قسم کے مذہبی جلسوں کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کو اس کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد دی۔ ہیلارتی تقریر کے بعد دوسرا اجلاس بخیر و خوبی دعا پر ختم ہوا۔

اسی شام کو آٹھ بجے لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کا اجتماعی تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب ایڈیٹر صاحب آزاد نوجوان اور مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی نے تربیتی امور پر تقاریر کیں۔ یہ اجلاس ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا۔

دوسرے روز کی کارروائی

مورخہ ۲۱ ؍مئی ۱۹۵۶ء کو دوسرے روز کی کارروائی صبح ۸ بجے شروع ہوئی۔ جس کا پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر منعقد ہوا۔ جو ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم مولوی صاحب نے صداقت تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی کی تقریر جماعت احمدیہ کے اختلافی مسائل پر ہوئی۔ ازاں بعد مکرم ایڈیٹر صاحب آزاد نوجوان کی تقریر "میں احمدی کیوں ہوا" کے موضوع پر ہوئی۔ اور جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

اس اجلاس کے ختم ہونے کے بعد ایک غیر احمدی مخالف مولوی محمد اسمٰعیل کٹکی جو اس علاقہ میں ہمارے خلاف شور و شر کرتا رہتا ہے کو اس کی شدید خواہش اور اصرار پر نصف گھنٹہ تقریر کا موقع دیا گیا۔ جس کے بعد مولانا محمد سلیم صاحب نے اس کے پیش کردہ اعتراضات کے دنداں شکن جوابات دیئے اور اس طرح اس پر اتمام حجت کر دی گئی۔ جس کا خدا کے فضل سے غیر احمدی حضرات پر اچھا اثر ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس چار بجے بعد دوپہر زیر صدارت جناب مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلی تقریر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاعات

مری ۲۸ ؍مئی۔ صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ نماز پڑھانے کے لئے تکلیف اٹھا کر آجاتا ہوں مگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں بیٹھنے پر ٹانگوں میں تکلیف محسوس ہوتی ہے اور درد ہوتی رہتی ہے۔ احباب دعا کرتے رہیں۔ مری میں آ کر فائدہ ہوا ہے۔ کہ ربوہ میں جو ٹہلنے کے لئے ایک احساس مجبوری پیدا ہوتا تھا۔ اس میں کمی ہے۔ اب کرسی پر بیٹھ جاتا ہوں۔ لیکن جس دن کوئی تشویش کی بات پیدا ہو۔ اس دن ٹہلنے پر مجبور ہو جاتا ہوں۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

الفضل احمدیہ۔ ربوہ ۲ ؍جون حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت ہیٹ سٹروک کی وجہ سے ابھی تک خراب ہے ایک سو ایک کے قریب بخار رہتا ہے۔ اور بے چینی بہت رہتی ہے۔ جسم کا نچلا حصہ ٹھنڈا رہتا ہے اور اوپر کا حصہ تپتا ہے نیز پیاس کی شدت کے علاوہ پیشاب کی بہت کثرت ہے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ احباب ہر دو بزرگان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

قادیان میں اجتماعی وقار عمل

ہیومن ہیلتھ۔ ویلفیئر کی طرف سے ان دنوں صفائی کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ مقامی سکولوں اور کالج کے طلباء اس سوشل کام میں شریک ہو رہے ہیں۔ چنانچہ میونسپل کمیٹی کی درخواست پر مورخہ ۲۸ ؍۵ ؍۵۶ بروز سوموار درویشان قادیان نے بھی ریتی چھلہ میں اجتماعی وقار عمل کیا جس میں خدام کے علاوہ انصار اور اطفال بھی شامل ہوئے اور تقریباً تین گھنٹہ تک پورے جوش و خروش کے ساتھ وقار عمل ہوتا رہا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خاص طور پر نگرانی فرما رہے تھے۔ مٹی کا کثیر حصہ ایک جگہ سے اٹھا کر گڑھوں کو پر کیا گیا اور تقریباً ۲۰ فٹ لمبی دیوار بنا کر اس کے دونوں طرف مٹی ڈالی گئی۔ جناب ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب میونسپل پریذیڈنٹ بھی اپنے عملہ کے ہمراہ وہاں موجود تھے۔ جناب کیپٹن کرتار سنگھ صاحب N.C.C جو قادیان کے مخلص سوشل ورکر ہیں بھی ہماری رہنمائی کر رہے تھے انہوں نے درویشان کی ہمت اور جذبۂ خدمت خلق کی تعریف کی۔ ½۶ بجے شروع ہو کر ½۹ بجے وقار عمل ختم ہوا۔ محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے عہد دہرایا۔ اور دعا پر یہ تقریب بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت اختتام پذیر ہوئی۔

(خاکسار محمود احمد عارف۔ معتمد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ذکر و فکر

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

اخبار اہلحدیث دہلی مجریہ ۱۵ مارچ ۵۶ء میں ایک سوال شائع ہوا کہ

"قرآن کریم میں ایسی کیا خصوصیت ہے جس سے ہم تسلیم کریں کہ یہ الہامی کتاب ہے، کسی انسان کا کلام نہیں، اور دیگر مذاہب والوں کی کیوں الہامی کتابیں نہیں؟"

اس کے جواب کے لئے بھی مخصوص علماء اہلحدیث کو دعوت دی گئی۔ چنانچہ ۵ ارمئی کے پرچہ میں مولانا قمر بنارسی کی طرف سے "قرآن شریف الہامی کتاب ہے" کے عنوان سے اس سوال کا مناسب حال مختصر جواب دیا گیا ہے جس کے اختتام پر مولانا موصوف تحریر فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف کے الہامی ہونے کی خصوصیت پر اور باتیں بھی پیش کی جاسکتی ہیں اور جو باتیں اوپر لکھی گئی ہیں ان کے ثبوت میں قرآن شریف سے آیتیں بھی پیش کی جاسکتی تھیں مگر اخبار ہذا اس تفصیل کا متحمل نہیں ہو سکتا مختصر یہ کہ ؎

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے"

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مصرعہ میں جس جامعیت سے قرآن شریف کی بلند شان کو بیان کر دیا گیا ہے وہ کوزہ میں دریا بند کر دینے کے مترادف ہے۔ لیکن کبھی آپ نے سوچا کہ یہ کس کا کلام ہے ـــ!! یہ اُس بلند پایہ شخص کے منظوم کلام کا حصہ ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں نائب رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور ثریا پر گئے ہوئے قرآن کریم کو دوبارہ لانے والا قرار دیا ہے! ہاں وہی جس کے جیتے جی اہل زمانہ نے اس کی قدر نہ کی۔ اور اب جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے۔ غیر شعوری طور پر اُس کی باتوں کو اپنانے اور اُس کی نصائح پر کاربند ہونے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ ہماری مراد ہے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ آپ کی تحریرات ملفوظات اور سیرت مقدسہ پر تدبر کی نگاہ ڈالنے والا سنجیدہ مزاج انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ آپ کے دل میں سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر نازل شدہ کتاب قرآن کریم سے بیحد عشق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے منثور و منظوم کلام میں نعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کریم کے فضائل اور اس کی بلند شان کو ظاہر کرنے والے دو نئے طرق بھی بیان کئے گئے ہیں۔ بلکہ اس بات میں کچھ مبالغہ نہ ہوگا کہ اس طریق سے فضائل و برکات قرآن مجید بیان کرنے میں امت محمدیہ میں منفرد ہیں۔ اور اس جہت سے آپ کے مقابل پر شاذ ہی کسی عالم دین کے ملفوظات و منظومات کو پیش کیا جاسکے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے اخبار اہلحدیث کے مضمون نگار مولانا نے جس مصرعہ کا والہانہ ہوئے مضمون کے جمیع پہلوؤں کو اس میں بیان کردہ قرار دیا ہے۔۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی منظوم کلام کا حصہ ہے جس کا مطلع یہ ہے:-

جمالِ و حسنِ قرآن نورِ جانِ ہر مسلماں ہے

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

موقع کی مناسبت سے ذیل میں ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے منظوم کلام میں سے قرآن کریم کے دیگر فضائل و خصائص کا بطور نمونہ ذکر کرتے ہوئے ناظرین کرام کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ خدا کے لئے اس شجرہ طیبہ کی طرف توجہ کریں جس کے شیریں پھلوں کا نمونہ کچھ اس طرح کا ہے:-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دیگر جملہ اہل مذاہب کے سامنے پوری تحدی سے قرآن کریم کے زندہ اور منجانب اللہ الہامی کتاب ہونے کو پیش کیا ہے اور برملا طور پر فرمایا:-

دنیا میں جس قدر ہے مذاہب کا شور و شر

سب قصہ گو ہیں نور نہیں ایک ذرہ بھر

پر یہ کلام نور خدا کو دکھاتا ہے

اُس کی طرف نشانوں کے جلوے دکھاتا ہے

اور پھر بمقابلہ دیگر جملہ کتب سماویہ کے اس میں ہر وقت سرسبزی و شادابی کی بے نظیر خوبی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں

نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

اور اس کی بے نظیری میں نہایت سادہ مگر ناقابل تردید ثبوت بیان کرتے ہوئے فرمایا ؎

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو

وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

یوں سمجھئے کہ اس شعر سے قرآن کریم کے مقابل پر پیش کی جانے والی تمام جعلی الہامی کتابوں کا قصہ ہی تمام ہو جاتا ہے کیونکہ آج قرآن کریم کے سوا کوئی کتاب بھی تو ایسی نہیں جو زمانہ کی دست برد سے محفوظ قرار دی گئی ہو اور اس کے حاملین اس کے بارہ میں یقین اور قطعیت سے ایسا دعویٰ کر سکتے ہوں۔ مگر ایک امت مسلمہ ہے جسے اس بات کا بجا طور پر فخر ہے کہ اُس کو ایسی کتاب دی گئی ہے۔ جو وقت نزول سے لیکر اب تک من و عن بلا کم و کاست موجود ہے۔ یہ محض اپنا ہی دعویٰ نہیں بلکہ اغیار نے بعد تحقیق بسیار اس بات کا کھلا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ سر ولیم میور نے لکھا ہے:-

(ترجمہ) "اس کے علاوہ ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے۔ اندرونی شہادت بھی اور بیرونی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے وہی ہے جو خود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اسے استعمال کیا کرتے تھے"۔

اس کے بعد ذرا اس شعر پر غور فرمائیے۔

یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے

جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

اللہ اللہ کس جامعیت کے ساتھ فضائل قرآن کریم کو بیان کر دیا گیا ہے۔ اس حقیقت کو چند الفاظ میں کس خوبی سے واشگاف کر دیا گیا ہے کہ انسانی ضرورت کی تمام باتوں پر قرآن کریم نے نہایت سیر حاصل طریق پہ روشنی ڈال دی ہے۔ جس کے متعلق ہر غور و فکر کرنے والے انسان کے ہاتھ میں ایک روشن مشعل آجاتی ہے۔

پھر اس لحاظ سے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ تک پہنچانے کا ذریعہ اور اس کا محبوب بنانے میں یکتائے روزگار ہے۔ آپ نے فرمایا:-

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے

بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

اسی طرح فرمایا:-

اے عزیزو سنو کہ بے قرآن

حق کو پاتا نہیں کبھی انسان

ضروری اطلاع و اعلان

ایک غیر مسلم کے خواب کے متعلق

ایک ہندو دوست نے ہمارا دعا کے متعلق اشتہار پڑھ کر ماہ فروری میں ایک خط میرے نام لکھا اور اس میں اپنی ایک خواب کا بھی ذکر کیا جس کے الفاظ سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ رؤیا حقیقی نہیں بلکہ استہزاء کے طور پر بنائی گئی ہے۔ اس کی اطلاع جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ:-

"مجھ پر یہ اثر ہے کہ یہ خواب شرارتاً بنائی گئی ہے۔ مگر ہمیں اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں وہ خدا کے آگے خواب کا ذمہ دار ہے۔۔۔۔۔۔

ہم لوگ جن کا یہ اشتہار ہے ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ خدا تعالیٰ حلول کر کے کسی انسان میں داخل ہو جاتا ہے نہ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ خدا محض کسی جانور کی قربانی سے خوش ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں صاف لکھا ہے کہ تمہاری قربانیوں کا گوشت خدا تعالیٰ کو نہیں پہنچتا اور نہ ان کا خون بلکہ خدا کو صرف دلوں کی نیکی پہنچتی ہے۔ پس کوئی شخص بغیر اپنے نفس کی سچی قربانی کے ہزاروں بکروں اور اونٹوں کی قربانی کرے تو اس کے نفس کو فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ پس چونکہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے جو عالم الغیب ہے اور جسے یہ غلطی نہیں لگ سکتی تھی کہ ہم اشتہار شائع کرنے والوں کا کیا مطلب ہے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کے ماحول کے اثر سے یہ خواب آپ کو آئی ہے خدا کی طرف سے نہیں ہے کیونکہ خدا جہالت کی باتیں نہیں کرتا۔ ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کو صداقت کے لئے کھول دے اور آپ کے دل میں سچی تڑپ ہے تو اللہ تعالیٰ کسی سچی رؤیا سے آپ پر صداقت ظاہر کر دے"۔

ـــــ (۲) ـــــ

آسان طریق استخارہ

آسان طریق استخارہ کا جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیان فرمودہ ہے۔ جس میں عربی الفاظ نہیں درج ذیل ہے۔ احباب غیر مسلم متلاشیانِ حق کو اس طرح استخارہ کر کے راہ ہدایت پانے کی تلقین کریں:-

"اے میرے خدا جو سچائیوں کو ظاہر کرتا ہے اور اپنے بندوں کو سچی راہوں پر چلاتا ہے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ حق بات مجھ پر کھول دے اور مجھے اپنے نور سے محروم نہ رکھ کہ میں بھی تیرا عاجز بندہ ہوں اور تیرے فضل کا مستحق ہوں"۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کو موجودہ ایام میں کثرت کے ساتھ درود پڑھنا چاہیئے

درود ایک نہایت جامع اور بابرکت دعا ہے اس دعا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکی پوری اُمت بھی شامل ہے!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۰ رمئی ۱۹۵۶ء بمقام خیبر لاج مری

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اسلام کا بھیجنے والا تو اللہ تعالےٰ ہے لیکن اس دنیا پر

اس کا مرکزی نقطہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور آجکل جو دنیا میں چاروں طرف سے اسلام کے خلاف فتنے پیدا ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کے مٹانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ ان سارے فتنوں کا مرکز بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی کو بنایا جاتا ہے۔ عیسائیت کی دشمنی تو درحقیقت اسلام سے ہونی چاہیئے کیونکہ وہ ایک مذہب ہے۔ لیکن اگر عیسائیوں کو دیکھا جائے۔ تو ان کی زیادہ تر کتابیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے خلاف لکھی گئی ہیں۔ پس ان فتنوں کے ایام میں ہماری جماعت کو

کثرت سے درود پڑھنا چاہیئے

تا کہ اللہ تعالےٰ کی زیادہ سے زیادہ برکات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں۔ اور یہ فتنے دنیا سے مٹ جائیں۔

تھوڑے ہی دن ہوئے صبح کے قریب اللہ تعالےٰ کی کتاب قرآن مجید کی یہ آیت میری زبان پر اچانک نازل ہوئی۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی۔ یاایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ اس کے بعد تو ایک لمبے عرصہ تک میری زبان پر درود جاری رہا۔

میں نے دیکھا ہے

پچھلے دنوں بعض احمدی نوجوانوں کی طرف سے بھی مجھے ایسے خطوط ملے۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں درود پڑھنے کی عادت ہے اور وہ بات کو کثرت سے درود کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں انہیں اعلے درجہ کی خوابیں نظر آتی ہیں۔ گویہ ایک نقد بہ نقد انعام ہے جو انہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے مل رہا ہے۔ پس موجودہ فتنوں کو دیکھتے ہوئے اور تفرقوں کو دیکھتے ہوئے اور دشمنیوں کو دیکھتے ہوئے تمام احمدیوں کو عموماً اور نوجوانوں کو خصوصاً اس بات کی عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ کثرت سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر درود بھیجیں۔ کیونکہ درود ایک دعا ہے اور اس میں اللہ تعالےٰ سے یہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنی برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے۔ اور آپ کے مدارج کو بلند فرمائے۔ آجکل

سب سے بڑا فتنہ

اسلام کے خلاف عیسائیت کا ہے۔ اور عیسائیت اس بات کی مدعی ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اور درود میں بھی یہی کہا گیا ہے اللھم صلے اللہ علےٰ محمد وعلےٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔ یعنی اے خدا یہ جتنی ترقیاں عیسائیت کو مل رہی ہیں۔ یہ درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ان وعدوں کی وجہ سے ہیں۔ جو تو نے ان سے کئے تھے۔ ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ

ابراہیمی وعدوں کی وجہ سے

اس کی ایک شاخ جو اسحاقؑ سے تعلق رکھتی تھی۔ اس پر جو تو نے فضل کئے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اسمٰعیل کی نسل یعنے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ سے تعلق رکھنے والوں پر نازل فرما۔ اگر ادھر سے اللہ تعالےٰ نے اپنی برکتیں ہٹا لے۔ اور آج کا رخ ادھر پھیر دے تو عیسائیت ایک دن میں ختم ہو جاتی ہے۔ عیسائیت کا سارا زور محض اس وجہ سے ہے کہ ابراہیم کے وعدے اسحٰق کی نسل سے پورے ہو رہے ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اتنے زور سے درود پڑھیں۔ کہ وہ پرنالہ بند ہو جائے اور اسمٰعیلی پرنالہ بہنے لگے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اور جسمانی آل پر اس سے کہیں زیادہ فضل نازل ہونے شروع ہو جائیں۔ جو اسحاق کی نسل پر نازل ہوئے ہیں۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو جس طاقت پر آج عیسائی ناچ رہے ہیں وہ بالکل ختم ہو جائے۔

کہتے ہیں

کوئی مسافر کسی شہر میں آیا اور ایک آدمی کے پاس مہمان ٹھہرا۔ گھر کے لوگوں نے اس سے کہا کہ ہم آپ سے ایک مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ ہمارے گھر میں ایک چوہا ہے جو کسی کو نہیں چھوڑتا ہم چھینکے پر بھی رکھتے ہیں اور اسے چھت کے ساتھ لٹکا دیتے ہیں۔ تو وہ کود کر وہاں پہنچ جاتا ہے۔ اگر ڈھک کر رکھیں تو وہ کسی نہ کسی طرح ڈھکنے کے نیچے پہنچ جاتا ہے۔ اور اگر مارو تو اُسے چوٹ نہیں لگتی۔ مسافر کہنے لگا اس کے سوراخ کو کھود دیں۔ اندر سے ضرور روپیہ نکلے گا۔ کیونکہ روپیہ ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی وجہ سے طاقت پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے سوراخ کو کھودا تو اس میں سے

اشرفیوں کی ایک تھیلی

نکلی۔ جسے وہ کہیں سے کھینچ کر اندر لے گیا تھا انہوں نے وہ تھیلی اپنے پاس رکھ لی۔ اس کے بعد چوہا نکلا۔ اور اس نے چاہا کہ کود کر چھینکے پر پہنچ جائے۔ مگر ذرا اچھلے تو زمین پر گر جائے۔ یہی طرح عیسائی دنیا جو آج طاقت پکڑ رہی ہے۔ اس کے پیچھے ابراہیمی وعدے ہیں جو اسحٰق کی نسل سے پورے ہوئے ہیں۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ ہم یہ سونے کی تھیلی نکال لیں۔ اور درود پڑھ پڑھ کر اسمٰعیل کی نسل کی طرف لے آئیں۔ اس کے نتیجہ میں یہ چوہا اتنا کمزور ہو جائے گا کہ ایک فٹ بھی نہیں کود سکے گا۔ اور

اسمٰعیلی نسل

جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اتباع شامل ہیں انہیں طاقت مل جائے گی۔ وہ ایسے ایسے عظیم الشان کام کرنے لگ جائیں گے جو عیسائیت بھی نہیں کر سکی۔ پس یہ دن ایسے ہیں جن میں کثرت سے درود پڑھنا چاہیئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالےٰ کی سلامتیوں اور برکتوں اور رحمتوں کا نزول مانگنا چاہیئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیشگوئیاں صرف ایک بیٹے کے لئے نہیں تھیں۔ بلکہ دونوں بیٹوں کے لئے تھیں۔ ان کی اولاد میں اسحاقؑ بھی تھے جن کی روحانی اور جسمانی اولاد میں عیسائی اور یہودی پیدا ہوئے۔ لیکن ان کی اولاد میں اسماعیل بھی تھے۔ اگر وہ برکتیں ادھر منتقل ہو جائیں اور ان کا راستہ بند ہو جائے۔ تو وہ ساری برکتیں جن کی وجہ سے وہ اپنی شان دکھا رہے ہیں ختم ہو جائیں۔ اور اس چوہے کی طرح جس کے سوراخ سے اشرفیوں کی تھیلی نکل گئی تھی وہ بھی دل برداشتہ اور کمزور ہو جائیں۔ پس آج کل

خصوصیت سے درود پڑھنا چاہیئے

اس کے نتیجہ میں یقیناً اللہ تعالےٰ کے فضل نازل ہوں گے۔ اور خود درود پڑھنے والے کی روحانیت میں بھی ترقی ہوگی۔ جب کوئی شخص درود پڑھتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے اور کہتا ہے۔ کہ جب میرا یہ کمزور بندہ میرا کام کر رہا اور میرے رسول کے لئے دعائیں کر رہا ہے۔ تو میں طاقت ور ہو کر اس کی کیوں مدد نہ کروں۔ پس جو شخص وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مانگتا ہے۔ اس میں وہ خود بھی حصہ دار ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ درود کی دعا میں بھی شامل ہوتا ہے۔ چنانچہ جب وہ کہتا ہے۔ اللھم صلے علیٰ محمد وعلےٰ آلِ محمد تو

جو بھی سچا مسلمان ہے

وہ آلِ رسول میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ دعائیں کرتا ہے۔ تو ساری دنیا کی آل محمدؐ کے لئے کرتا ہے۔ جس میں وہ خود بھی شامل ہوتا ہے۔ پس یہ دعا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اتنی نہیں جتنی اپنے لئے ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دعا ایسی نہیں جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شامل ہوں۔ اور امت محمدیہ بھی شامل ہو۔ صرف

درود ایسی دعا ہے

جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ساری امت محمدیہ شامل ہے۔ یوں تو کوئی مسلمان انڈونیشیا میں رہ رہا ہے۔ کوئی مصر میں رہ رہا ہے۔ کوئی شام میں رہ رہا ہے۔ کوئی لبنان میں رہ رہا ہے۔ کوئی فلسطین میں رہ رہا ہے کوئی سعودی عرب میں رہ رہا ہے۔ کوئی افغانستان

یں رہ رہا ہے۔ کوئی یورپ میں رہ رہا ہے۔ اگر نام لے لے کر دعا کی جائے تو انسان کس کس کے لئے دعا کر سکتا ہے۔ لیکن جب ہم درود پڑھتے ہیں۔ تو بغیر نام لئے ہم تمام مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل کر لیتے ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ تو ہم ہر افغانستانی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں ہر چینی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہر ملائی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر امریکن۔ ہر انگریز۔ ہر جرمن۔ ہر روسی اور ہر فرنچ مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہر جاپانی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہر ہندوستانی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہر پاکستانی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہر ایرانی مسلمان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہر پٹھان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ غرض دنیا کے کسی ملک اور کسی علاقہ کے مسلمان کو بھی ہم اپنی دعا سے محروم نہیں کرتے

یہ کتنا عظیم الشان فائدہ ہے

جو اس دعا کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے کسی نے کہا ہے۔ کل صید فی جوف الفرا۔ گورخر کے پیٹ میں سارے شکار شامل ہیں۔ اسی طرح یہ دعا ایسی ہے۔ کہ نہ آقا اس سے باہر رہتا ہے اور نہ اُمتِ محمدیہ کا کوئی اور فرد باہر رہتا ہے۔ پس یہ ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا حربہ ہے۔ جس کے استعمال میں غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اتنی کثرت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں کہ

اللہ تعالیٰ کی غیرت

بھڑک اُٹھے۔ اور وہ مسلمانوں کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے۔ اور جس طرح اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت کیا تھا۔ اسی طرح وہ اب بھی کرے جیسا کہ تم دیکھو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے جو آئے جو اسحاقؑ کی نسل میں سے تھے۔ اسی طرح داؤدؑ آئے سلیمانؑ آئے۔ حزقیلؑ آئے۔ یرمیاہؑ آئے۔ یسعیاہؑ آئے۔ زکریاؑ آئے۔ یحییٰؑ آئے۔ عیسیٰؑ آئے یہ سارے کے سارے اسحاقؑ کی نسل میں سے تھے۔ پھر جس طرح انہیں سو سال کی اور ایک ہزار کی اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیا۔ جو ان سارےوں سے بڑھ گئے یہی قوموں کو جواب طاقت حاصل ہے ... کی وجہ سے ہے جو

اسحاق کی نسل

... گئے تھے۔ اگر اب اسماعیلؑ کی نسل

آنحضرت صلعم سے حضرت مسیح موعودؑ کا بے مثال عشق

(روایت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۰ محرم کا پہلا عشرہ تھا۔ قادیان میں تعزیوں کا میلہ لگتا تھا۔ اس لئے مجھے ٹھیک یاد ہے ہم سب دن بھر کے لئے باغ گئے ہوئے تھے۔ انجیر کے قطعہ میں میں نے اور مبارک احمد میرے مرحوم بھائی نے ایک کھمو ادیکھا۔ اور اس کو اُٹھا کر حضرت مسیح موعودؑ کے پاس لائے۔ آپؑ اس وقت باغ والے مکان کے سامنے دائیں ہاتھ کے رخ کمرہ کی کے قریب ایک چارپائی پر لیٹے تھے اور تنہا تھے۔ ہم نے جا کر کھمو ادکھایا۔ فرمایا۔ "یہ کچھوا ہے۔ لوگ کہتے ہیں اسکی بہت بڑی عمر ہوتی ہے"۔

خیر۔ ہم لوگوں کی خاطر سے کچھ کچھوے میں دلچسپی لے کر فرمایا کہ

"آؤ۔ آج تم کو محرم کی کہانی سنائیں"

ہم دونوں آپؑ کے پاس بیٹھ گئے۔ اور آپؑ نے شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعات سنانا شروع کئے۔ فرمایا۔ کہ وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسے تھے اور ان کو منافقوں نے۔ ظالموں نے بھوکا پیاسا کربلا کے میدان میں شہید کر دیا۔ اُس دن آسمان سرخ ہو گیا تھا چالیس روز کے اندر ان قاتلوں کو خدا تعالیٰ کے عذاب نے پکڑ لیا۔ کوئی کوڑھی ہو کر مرا۔ کسی پر کوئی عذاب آیا۔ کسی پر کوئی۔

نیز یزید کے ذکر پر "یزید پلید" آپؑ فرماتے تھے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ یہ میں نے مختصراً لکھا ہے۔ لیکن وہ آپ کے الفاظ جو مجھے بالکل ٹھیک یاد رہ گئے ہیں۔ ورنہ کافی لمبے واقعات سب تفصیل سے آپؑ نے ہم کو سنائے تھے۔ اور حالت یہ تھی۔ کہ آپ کے گوشہ ہائے چشم سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اور آپؑ انگشتِ شہادت سے برابر پونچھتے جاتے تھے۔ آپؑ پر رقت طاری تھی اور آواز میں انتہائی درد تھا جس کا آج تک میرے دل پر اثر ہے اور وہ کیفیت مجھے جب یاد آتی ہے جب آپؑ آلِ رسولؐ کی ہتک کا اتہام لگانے کو دشمن منہ کھولتے ہیں

میری اس خاندان میں شادی ہوئی۔ جس میں کافی قریبی عزیز شیعہ تھے۔ میں نے مجالس بھی دیکھی ہیں اور آہ و بکا ماتم بھی۔ لیکن وہ سب مصنوعی اور مرثیوں کے زیر اثر۔ نیز ماحول کا پیدا کردہ۔ بلکہ جبری سا رونا پیٹنا ہوتا ہے کہ دیکھ کر گھن آتی ہے بجائے اس کے کہ کچھ اثر ہو۔

مگر آپ نے صرف دو بچوں کے سامنے تنہائی میں سادہ الفاظ میں ذکر شہادت حسین رضہ کو کرتے ہوئے اصلی اور قیمتی آنسو جو بہہ گئے وہ صرف اسی عاشق صادق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حصہ تھا ویسے بھی آپؑ جب بھی حضرت رسول کریمؐ کا نام لیتے تھے ضرور تھا کہ آپؑ کے آنسو آجائیں۔ اور اسی خاص انداز سے انگلی سے پونچھتے جایا کرتے اور باتیں کرتے رہتے۔ میری یاد میں اس کے خلاف کبھی نہیں ہوا۔ اور مجھے یقین ہے کہ کبھی بھی آپؑ بغیر آبدیدہ ہوئے اپنے محبوب کا ذکر نہ کر سکتے تھے

اللّٰھم صلے علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

نقط مبارکہ

(منقول از رسالہ اصحاب احمدؑ قادیان بابت مئی ۱۹۵۶ء)

... سے اس کے وعدے پورے ہونے شروع ہو جائیں۔ تو یہ اس طرح ختم ہو جائیں جس طرح حزقیلؑ۔ یرمیاؑ۔ یسعیاہ۔ زکریاؑ یحییٰ وغیرہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آنے کے بعد ختم ہو گئے تھے۔ اور اسلام کو وہ شان و شوکت حاصل ہو جائے گی۔ جو مسلمانوں کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہے۔

قادیان میں انعامی تقریری مقابلہ

(از جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان)

نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام مورخہ یکم جون کو بعد نماز عشاء صحن مدرسہ احمدیہ میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب انعامی تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں متعدد طلباء نے حصہ لیا۔ تقاریر کا موضوع "اسلام کی خصوصیات" تھا۔ مکرم صاحبزادہ میاں عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے راجیکی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر امور عامہ نے ججز کے فرائض سر انجام دیئے۔ پروگرام خاصہ دلچسپ تھا۔ بعض غیر مسلم احباب بھی تشریف لائے۔ جج صاحبان کے فیصلہ کے مطابق عزیزان محمد ولی الدین صاحب اول اور محمد عمر صاحب دوم آئے۔ علاوہ ازیں عزیزم شبیر احمد صاحب ثاقب عمر دس سال نے اگرچہ اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔ مگر باوجود صغر سنی کے عزیز کے طرز بیان کو خصوصیت سے پسند کیا گیا۔ چنانچہ مختلف احباب کی طرف سے انہیں ساڑھے تین روپے انعام ملا مقابلہ میں اول اور دوم آنے والے بچوں کو علاوہ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مقرر کردہ انعام کے مختلف احباب کی طرف سے بھی انعام دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان بچوں کو روحانی اور دینی علوم سے مالا مال کر دے۔ نیز انہیں اسلام اور احمدیت کا سچا ... مخلص خادم بنائے۔ آمین۔

دعا رجبہ مع گواہان وسیکرٹری میونسپل کمیٹی قادیان بسلسلہ واگزاری بنیاد صدر انجمن گورداسپور میں بعدالت جناب چوہدری کشن لال صاحب اسسٹنٹ کمشنر ڈین (جنرل) پیش ہوئے۔ مخالفین کے وکیل کی عدم حاضری کے باعث مقدمہ ۲ رجولائی پر ملتوی ہوا۔ یہ پیشی قادیان میں ہوگی۔ احباب اس مقدمہ کے بامنی فریق انتقام پذیر ہونے کے لئے دعا فرمائیں

۵ رجون۔ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے

ایک وفات۔ یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی کلرک نظارت بیت المال کا پہلا بچہ جو چند روز قبل پیدا ہوا تھا کل وفات پا گیا۔ احباب انکے نعم البدل اور والدین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

زائرین ۱۱ مئی پر پاکستان سے زیارت مقامات مقدسہ کے لئے اکتالیس افراد تشریف لائے۔

ما: مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب ۲۲ مئی کو مکرم صاحبزادہ مولوی عبد المنان صاحب عمر جو ۲۹ مئی کو ربوہ سے تشریف لائے تھے۔ ۱۵ رجون کو واپس چلے گئے

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ رمئی سات بجے صبح مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل مقامی احباب کا ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم حکیم خلیل احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے احباب کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کی۔

۲۶ رمئی۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال بکار سلسلہ بٹالہ گئے۔

۴ رجون۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ

... مولانا نذیر کو امریکہ کی ایک یونیورسٹی نے اسلام کے متعلق تین لیکچر دینے کی دعوت دی ہے۔ سامعین ہوا میں سائنس تعلیم یافتہ لیکچرر شامل ہونگے۔ وہاں سے ۔ بسلسلہ تراجم قرآن مجید منیلا مانگسی جائیں گے۔ اور عرب

اندرون ہند میں

تبلیغی دورے۔ سالانہ جلسے۔ پبلک تقریریں۔ تقسیم لٹریچر اور تعلیم و تربیت

۲۰۰۰ لٹریچر کی تقسیم ۵۱۰ افراد کو انفرادی اور ہزاروں افراد کو اجتماعی تبلیغ

مبلغین کا ساڑھے آٹھ ہزار میل کا تبلیغی سفر

(خلاصہ تبلیغی رپورٹ نظارت دعوت و تبلیغ بابت ماہ مارچ ۱۹۵۱ء)

(۱)

قبل ازیں علاقہ جنوبی ہند کے بعض جلسوں کی رپورٹیں نظارت ہذا کی طرف سے شائع ہو چکی ہے اور جنوبی ہند کا جو کامیاب طویل دورہ نظارت ہذا کی نگرانی میں چار سے فاضل مبلغین نے کیا ہے اس کی رپورٹ بھی شائع ہو چکی ہے۔ افسوس ہے کہ ماہ مارچ کی رپورٹ کچھ تاخیر کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ گذشتہ سال ماہانہ تبلیغی رپورٹوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری کیا گیا تھا جو نظارت میں کارکنان کی کمی کے باعث جاری نہ رہ سکا۔ اور قریباً چھ ماہ کا وقفہ پڑ گیا۔ گو کارکنان کی کمی اب بھی بدستور ہے لیکن چونکہ جماعتوں کی اطلاع و علم کے لئے تبلیغی رپورٹوں کا باقاعدہ ماہوار شائع کرنا ضروری ہے اس لئے کوشش کی جائے گی کہ آئندہ ہر ماہ کی رپورٹ اگلے ماہ کے اختتام سے قبل شائع ہو سکے۔ وباللہ التوفیق

صوبہ یوپی | مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل سابق مبلغ دہلی عرصہ زیر رپورٹ میں اپنے ہیڈ کوارٹر سے زیادہ عرصہ باہر جنوبی ہند کے تبلیغی وفد میں دوسرے مبلغین کے ہمراہ مصروف کار رہے۔ انہوں نے یادگیر۔ تیاپور۔ اڈکور۔ حیدر آباد دکن۔ کرنگی۔ چنت کنٹہ۔ آتاکور اور ہبلی کا دورہ کیا۔ اور مختلف موضوعات پر لیکچر دیئے۔ اس دورہ میں انہوں نے ۸۰۱ میل کا سفر بذریعہ ٹرین و بس طے کیا۔ اس دورہ میں انہیں بہت سے معززین مثلاً وکلاء۔ ڈاکٹر۔ افسران حکومت اور تاجران کو انفرادی طور پر اجتماعی طور پر تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور صدہا افراد کو بذریعہ ملاقات پیغام حق پہنچایا۔

مولوی صاحب نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ اس دورہ میں ایک بات خاص طور پر نوٹ کی گئی اور وہ یہ کہ جنوبی ہند کی تمام جماعتوں نے اور تمام مجالس خدام الاحمدیہ نے اور انصار اللہ نے اور لجنات اماء اللہ نے جلسوں کے انعقاد اور دیگر انتظامات میں بہت سرگرمی دکھائی اور اپنے جلسوں کو کامیاب بنایا۔ جماعہائے چنت کنٹہ اور یادگیر کا نام خاص طور پر لیا جا سکتا ہے۔ چنت کنٹہ کے سیٹھ محمد معین الدین صاحب اور یادگیر کے مکرم سیٹھ عبدالحی صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے زر کثیر صرف کر کے اور اپنے حسن انتظام سے نہ صرف اپنے مقامی جلسوں کو کامیاب بنایا بلکہ اپنے خرچ پر بعض دوسرے مقامات میں بھی جلسے کرمائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

مولوی خورشید احمد صاحب مبلغ شاہجہانپور نے اٹاوہ۔ محمد پور اور کٹیا کا دورہ کیا۔ اور انفرادی طور پر سعدو طلبا۔ تاجران۔ افسران حکومت سے ملاقاتیں کر کے پیغام حق پہنچایا۔ انہوں نے ۶۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا اور چندوں کی وصولی میں مقامی عہدیداران مال کے ساتھ تعاون کیا۔ مولوی غلام نبی صاحب مبلغ انبیٹہ نے بیس عدد لٹریچر تقسیم کیا۔ اور چھ افراد کو مستقل تبلیغ کے علاوہ ایک درجن افراد کو انفرادی تبلیغ کی۔ اور مقامی جماعت میں کتاب سراج منیر کا درس دیا۔ اور جماعت کے بعض بچوں کو قرآن کریم اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا۔ چندوں کی وصولی میں انسپکٹر بیت المال کی امداد کے علاوہ دوستوں کو تحریک جدید میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ مولوی سید غلام احمد شاہ صاحب مبلغ سانذھن نے چودہ عدد لٹریچر تقسیم کیا اور پانچ افراد کو مستقل طور پر تبلیغ کرتے رہے۔ مقامی جماعتوں کے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا درس دیتے رہے۔ اور مرکزی تحریکات میں حصہ لینے کے لئے دوستوں کو توجہ دلائی۔ مولوی منظور احمد صاحب مبلغ مسکرا ضلع ہمیر پور نے تیس آدمیوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اور اپنے حلقوں کی جماعتوں موضع کریا وغیرہ کا دورہ کیا۔ کالج کے طلباء۔ تاجران اور بعض عوام سے ملاقات کر کے تبلیغ کی اور تعلیم و تربیت کا کام جاری رکھا۔ مولوی شیخ محمد صاحب اسلم مبلغ کشن گڑھ راجستھان نے قریباً چار صد افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا شورا تری کے موقعہ پر ایک لیکچر سننے میں دیا۔ اجمیر شریف میں دورہ کر کے کئی درجن افراد کو تبلیغ کی۔ مقامی جماعت میں قرآن و حدیث کا درس دیا جاتا رہا۔ اور مرکزی تحریکات پر عمل کرنے کی تلقین کی جاتی رہی۔

صوبہ بمبئی | مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ بمبئی ما انچارج تبلیغ صوبہ بمبئی اس ماہ زیادہ عرصہ جنوبی ہند کے دورہ پر رہے۔ حیدر آباد دکن۔ کرنگی۔ آتاکور چنت کنٹہ اور ہبلی کے جلسوں میں شرکت کی اور ہر جگہ لیکچر دیئے۔ انہوں نے مذکورہ جلسوں میں شرکت کے لئے قریباً ایک ہزار میل کا سفر طے کیا۔ مقامی طور پر بمبئی میں "تحفۃ الملوک" اور سیرت مسیح موعودؑ کا درس دیتے رہے۔ اور انڈونیشیا کے قونصل خانہ کے وائس قونصل سے ملاقات کے علاوہ شہر کے سات دیگر معززین سے انفرادی ملاقاتیں کر کے احمدیت کا نقطۂ نظر اور لٹریچر پیش کیا۔ ۸ر مارچ کو قریشی فیروز محی الدین صاحب مبلغ سنگاپور کے بذریعہ بحری جہاز وارد بمبئی ہونے پر ان کا استقبال کیا اور دعوت طعام دی۔ مبلغ سنگاپور نے اپنے علاقہ کے تبلیغی حالات سنائے۔ اس تقریب میں بعض غیر احمدی شرفاء بھی شریک ہوئے۔ ہبلی کے جلسہ کی رپورٹ مرتب کر کے بھجوائی جو بدر میں شائع ہو چکی ہے۔

مولوی مبارک علی صاحب مبلغ ہبلی نے مبلغین کے ساتھ جنوبی ہند کا دورہ کیا۔ اور ہبلی میں ۲۴ مارچ کو جلسہ کا انتظام کیا۔ مکرم قاضی امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سی دھاروار علاقہ بمبئی ایک طویل عرصہ سے زیر تبلیغ تھے اور گذشتہ سالانہ جلسہ پر قاضی صاحب موصوف مولوی صاحب کے ہمراہ قادیان بھی تشریف لائے تھے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں محترم قاضی صاحب نے علمائے اسلام کو جماعت احمدیہ کے ساتھ احقاق حق کے لئے بات چیت کی دعوت دی اور اپنے اشتہار میں لکھا کہ وہ احمدیت کی تعلیم سے متاثر ہیں۔ اگر کوئی عالم دیانتداری کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کی تعلیم صحیح نہیں ہے تو وہ حنفی علماء کے مقابلہ کے لئے آئے۔ اس دعوت کو مدراس کے مولوی بہمنی صاحب نے قبول کیا اور مدراس میں ہی مناظرہ طے ہوا۔ چنانچہ قاضی صاحب تاریخ مقررہ پر احمدی علماء کے ساتھ مدراس پہنچ گئے۔ اور مناظرہ کے بعد انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔ الحمدللہ۔ اس کا تفصیلی ذکر اپریل کی رپورٹ میں آئیگا انشاء اللہ۔

مولوی فیض احمد صاحب مبلغ نندگام ضلع بیدگام صوبہ بمبئی نے مقامی طور پر مستقل زیر تبلیغ پانچ افراد کو اور اناوریں پانچ افراد کو تبلیغ کی۔ دو درجن سے بعض دوسرے افراد تک بھی پیغام حق پہنچایا۔ اور قاضی صاحب کی طرف سے شائع کردہ اشتہارات تقسیم کئے مقامی جماعت میں سیرت حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیا جاتا رہا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے سائیکل پر اور پیدل ۱۵۱ میل کا سفر طے کیا۔

مقامی جماعت کے افراد کو ادائیگی چندہ جات کی طرف توجہ دلائی۔

حیدر آباد دکن | حکیم محمد الدین صاحب مبلغ حیدر آباد و انچارج تبلیغ ریاست حیدر آباد دکن اس ماہ زیادہ عرصہ ہیڈ کوارٹر سے باہر ریاست حیدر آباد اور جنوبی ہند کے دوسرے علاقوں کے دورہ پر رہے۔ ریاست حیدر آباد کے تمام جلسوں میں دوسرے مبلغین کے ساتھ شرکت کی اور جلسوں کا انتظام کیا۔ تمام مقامات پر تاجروں، وکلاء، کالج کے طلباء اور اعلیٰ سرکاری افسروں کے ساتھ دورہ کرنے والے مبلغین کی ملاقات کا انتظام کرایا۔ اپنی اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی صحت کی خرابی کے باوجود دورہ کرتے رہے اور سینکڑوں میل کا سفر طے کیا۔ اور حیدر آباد، چنت کنٹہ۔ یادگیر۔ تیاپور۔ اڈکور۔ آتاکور میں سات تقریریں کیں۔ ڈارمالم کے ایک امام مسجد صاحب نے بیعت کی۔ ان کا فارم بیعت مرکز میں بھجوایا۔ مرکزی تحریکات پر عملدرآمد کرنے کے لئے احباب کو توجہ دلاتے رہے۔

مولوی سراج الحق صاحب مبلغ تیاپور نے ریاست حیدر آباد دکن کے قریباً تمام جلسوں میں شرکت کی۔ اور ہر جگہ کے جلسوں کے انتظامات میں حصہ لیا اور جلسوں کے اشتہارات طبع و تقسیم کرنے میں کافی سرگرمی دکھائی اور عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۱۲۰ میل کا سفر طے کیا۔ تیاپور کے جلسہ کے انتظامات کئے اور کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ مولوی فضل الدین صاحب مبلغ حیدر آباد زیادہ تر درس و تدریس اور تعلیم و تربیت کا کام حسب سابق حیدر آباد میں انجام دیتے رہے۔

سکندر آباد | تبلیغی لٹریچر کی طباعت اور اشاعت کے اعتبار سے جو کام حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد میں زر کثیر صرف کر کے کر رہے ہیں وہ احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ نمایاں جگہ حاصل کرتا رہے گا۔ لاکھوں روپیہ کے خرچ سے لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر کی طباعت اور اس کی مفت اشاعت ایک ایسا کارنامہ ہے جو ہماری جماعت میں صرف سیٹھ صاحب موصوف کا ہی حصہ ہے۔ آپ کے صاحبزادہ سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔ اے کی رپورٹ کے مطابق عرصہ زیر رپورٹ میں ۶۰۲/- روپیہ کا لٹریچر مفت ہندوستان و بیرون ہند بھجوایا گیا اور ۱۶۹/- کا قیمتاً بھجوایا۔ جبکہ فروری میں بھی ۵۰۴/- کا مفت اور ۲۴۴/- کا قیمتاً بھجوایا گیا تھا۔ انہوں نے فروری میں ایک ٹریکٹ "دنیا کیوں مختلف اقسام کی تباہیوں کا شکار ہو رہی ہے" کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں اور ایک رسالہ "صحیح اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں" کا بیس ہزار اشاعت میں و ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ ان کا لٹریچر پڑھ کر ...

حافظ بشیر احمد سکندر آباد نے بیعت کی۔ سیٹھ علی محمد الہ دین اور سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب نے انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور کئی درجن افراد کو مقامی طور پر اور بیرونجات میں تبلیغ کی۔ سیٹھ علی محمد صاحب وائی ایم سی اے سکندر آباد ...

خلاصہ رپورٹ یوم التبلیغ ۲۰ مئی ۱۹۵۶ء

موصولہ از جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

الحمد للہ کہ نظارت ہذا کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان نے مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۵۶ء کو اپنے اپنے حلقوں میں وسیع پیمانہ پر "یوم التبلیغ" منایا ہے۔ اور یوم التبلیغ کی کارگزاری کی رپورٹیں دفتر نظارت ہذا میں موصول ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ اس موقعہ پر نظارت ہذا کی طرف سے قریباً ۲۷۰۰۰ کی تعداد میں رسالے۔ ٹریکٹ اور کتابیں جماعتوں کو بروقت بھجوادی گئی تھیں۔ جن پر مبلغ ۴۸۰/ روپیہ صرف ڈاک کا خرچ ہوا۔ گو نظارت ہذا کے بجٹ میں اتنی رقم کے لئے گنجائش نہ تھی تاہم جماعتوں کے فائدہ کے لئے اور احمدیت کا پیغام وسیع پیمانہ پر لوگوں تک پہنچانے کے لئے بامید منظوری یہ خرچ کر لیا گیا۔ علاوہ ازیں نظارت ہذا کو یہ بھی یقین تھا کہ خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں درجنوں مخلصین ایسے ہیں جو مالی استطاعت رکھتے ہیں۔ اور اکیلے اتنے خرچ کو خوشی برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اس لئے اخراجات کی پرواہ کئے بغیر لٹریچر بڑے پیمانہ پر ارسال کیا گیا تھا۔

اب تک جو رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں وہ خلاصۃً ذیل میں درج کی جاتی ہیں اور جن جماعتوں نے ابھی تک رپورٹیں نہیں بھجوائیں ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ جلد رپورٹیں بھجوا دیں تا انہیں بدر میں شائع کرنے کے علاوہ حضرت ایدہ اللہ کی خدمت میں بغرض اطلاع و دعا بھجوایا جائے (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بیگو سرائے بہار
لٹریچر موصول ہوا۔ میں یہاں اکیلا احمدی ہوں۔ صبح سے شام تک لٹریچر تقسیم کرتا رہا۔ اور بعض لوگوں سے زبانی گفتگو بھی ہوئی۔ ہر طبقہ کے لوگوں نے خوشی سے لٹریچر قبول کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی رواداری اور تمام پیشوایان مذاہب کی تعظیم سے بہت متاثر ہوئے۔ میری اہلیہ نے باوجود علالت کے عورتوں میں تبلیغ کی۔ نصیر الدین احمد وکیل احمدی

کانپور
صبح ۸ بجے جماعت کے بارہ احباب نے تین تین کے چار گروپوں میں تقسیم ہو کر سارے شہر میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اکثر ہندو دوستوں نے لٹریچر لیتے وقت خوشی کا اظہار کیا۔ بذریعہ ڈاک بھی کچھ لٹریچر بھجوایا گیا ایک مسلمان نے "سیرت و سوانح حضرت مسیح موعودؑ" پیش کرنے پر اُسے پھاڑ کر بھٹی میں پھینک دیا۔
محمد سعید سیکرٹری تعلیم کانپور

بھدوہی ضلع بنارس
اس قصبہ میں یوم التبلیغ منایا گیا۔ جس کا اچھا اثر ہوا۔ لوگوں نے دلچسپی کا اظہار کیا۔ بعض لوگ جو لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں ان کے لئے دعا کی جائے۔ محمد زماں خان احمدی

امیٹھہ۔ یوپی
مرکز کی ہدایت کے مطابق یوم التبلیغ منایا گیا۔ امیٹھہ۔ پنڈرا۔ بھاٹو۔ کیل۔ گرھی بختہ حسن پور۔ شاہی جھجھانہ درگا پور وغیرہ دیہات میں اپنے ساتھیوں سمیت ۵۰۲ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ پبلک نے خوشی سے ہماری باتیں سنیں اور اچھا اثر لیا۔

حیدر آباد دکن شہر
یوم التبلیغ کے سلسلہ میں علاوہ مرکز سے بھجوائے گئے لٹریچر کے دو بڑا پوسٹر بھی چسپاں کیا گیا جو "سرزمین دکن میں خدائے ذوالجلال کا بصیرت افروز نشان" کے عنوان سے طبع کروایا گیا تھا۔ سارا دن شہر میں لٹریچر تقسیم کیا جاتا رہا۔ اور بعض مقامات پر زبانی گفتگو بھی ہوئی۔ جماعت کے اکثر دوستوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ ابھی بعض متفاملی حلقوں کی رپورٹ بعد میں بھجوائی جائے گی۔ محمد عبد الحی احمدی

تما پور۔ دکن
حسب ہدایات مرکز یوم التبلیغ منایا گیا۔ یہاں کے معززین رؤسا اور وکلاء کو لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اجلاف ساڑے شام کو ایک تبلیغی جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ جس میں مقامی دوستوں نے تقریریں کیں۔
قریشی نذیر احمد پریزیڈنٹ

قادیان
مورخہ ۲۰ ۵/۵۶ بروز اتوار قادیان اور مضافات میں یوم تبلیغ منایا گیا چار چار افراد کے نو تبلیغی گروپ مقرر کئے گئے۔ جن میں ایک انچارج اور باقی تین معاون جو رپورٹیں خاکسار کو موصول ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ احباب کے ملاحظہ کے لئے ارسال خدمت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت ایک خدائی سلسلہ ہے۔ جس کی خواہش ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ جس کے پیش نظر جماعت احمدیہ کے تعلقات نہ صرف مسلمانوں کے ساتھ بلکہ ہر مذہب و ملت کے ساتھ برادرانہ ہیں۔ جس کی وجہ سے اب بھی جبکہ قادیان میں ہماری ایک قلیل تعداد آباد ہے جہاں جہاں بھی ہمارے احباب تبلیغ کے لئے گئے وہاں کے غیر مسلم احباب ان کے ساتھ بہت اچھے سلوک کے ساتھ پیش آئے۔ اور جماعت اور خاص طور پر خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات جو غیر مسلموں پر کئے گئے ان کو یاد کر کے بہت تعریف کرتے رہے۔ اور بعض مقامات پر غیر مسلم حضرات نے ہمارے احباب کی چائے اور لسی سے تواضع بھی کی۔ اور بار بار ملنے کی خواہش کی۔ اور بعض نے قادیان میں آکر بھی ملنے کا وعدہ کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ یوم التبلیغ منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کے نیک اثرات پیدا فرمائے۔ آمین۔

یوم التبلیغ میں ۳۲ احباب نے حصہ لیا جنہوں نے قریباً ۲۲ گاؤں میں چار سو کے قریب احباب کو زبانی اور لٹریچر کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا۔ اور ایک ہزار کے قریب مختلف زبانوں میں تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا۔

خاکسار الہ دین
سیکرٹری تبلیغ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت

ایک خاص تبلیغی تحریک

(از جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان)

احمدیت یعنی حقیقی اسلام زندہ خدا کو پیش کرتا ہے۔ اس کی سچائی اور برتری کے نہ صرف عقلی اور منطقی دلائل موجود ہیں۔ بلکہ اس میں روحانی زندگی اور تازگی کے سامان اور آسمانی نشانات اور معجزات بھی پائے جاتے ہیں۔ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ جہاں عقلی دلائل سے علمائے حق نے کی وہاں روحانی فوقیت اور آسمانی نشانات و معجزات کے ذریعہ اولیائے امت نے اس دین کو پھیلایا۔

یہ فوقیت حقیقی اسلام کو ہی حاصل ہے کہ وہ اب بھی زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ اور اب بھی خدا تعالیٰ اس کے خاص ماننے والوں کے ہاتھ پر نشانات اور معجزات ظاہر کر کے اپنی ہستی کا تازہ بتازہ ثبوت دیتا ہے۔ جیسا کہ پہلے دیتا تھا۔ ہندوستان میں اب بھی گزشتہ زمانہ کے اولیاء حضرت معین الدین چشتی رح۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رح۔ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رح۔ حضرت نظام الدین اولیاءؒ۔ حضرت داتا گنج بخش رح۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا رح وغیرہم کے طریق پر آسمانی نور کو پھیلانے والے موجود ہیں اور وہ احمدیت میں مل سکتے ہیں۔ لیکن اس نور کو ظاہر کرنے کے لئے انتہائی قربانی اور اپنے اوپر موت وارد کرنا پڑتی ہے۔ جس کے بعد دائمی زندگی اور خدا کے زندگی بخش کلام سے نوازا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

انی شربت کؤس موت للھدیٰ
فوجدت بعد الموت عین بقاءِ

یعنی میں نے خاص راہ ہدایت پانے کے لئے موت کے پیالے پر پیالے پئے جس کے بعد میں نے بقا اور زندگی کا چشمہ پا لیا۔

انہی آسمانی نشانات کو ظاہر کرنے کے لئے اور پیاسی اور قریب المرگ ہندوستانی جنتا کو زندگی بخش پیغام دینے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دیہاتی مبلغین اور جماعت کے مخلص نوجوان آگے آئیں اور اپنے آپ کو اس تبلیغی کام کے لئے پیش کریں۔ جس علاقہ میں وہ تبلیغ کے لئے پھرنا چاہیں اس سے اطلاع دیں اس علاقہ تک کے سفر کے اخراجات کا انتظام نظارت ہذا کی طرف سے کر دیا جائے گا۔ جس علاقہ میں وہ کام کریں گے وہاں پر ان کو کسی قسم کا خرچ نہ دیا جائے گا۔ وہ مانگ کر اپنا خرچ پورا کریں۔ اور اپنے نمونہ اور اسلامی اخلاق سے لوگوں کو اپنا گرویدہ کریں۔ اور توکل کا وہ اعلیٰ مقام حاصل کریں کہ خدا تعالیٰ ان کی ہر ضرورت کا کفیل ہو۔ ان کو چونکہ مختلف جگہ پھرنا ہوگا۔

جو مخلص نوجوان اور دیہاتی مبلغ اس خاص تبلیغی تحریک میں جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت کی جا رہی ہے۔ حصہ لینا چاہیں اپنے اپنے نام مع ضروری کوائف کے نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

ان کی فہرست حضور کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جائے گی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست دعا:۔ میرے والد ملک غلام نبی صاحب حال ڈسکہ بیمار ہیں بزرگان سلسلہ اور درویشان سے دعا کی درخواست ہے۔
عبد الرب ملک کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری خیر ماہ مری

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

قرآن کریم کی غیر معمولی تاثیر کے متعلق فرمایا:-

ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر
کہ بناتا ہے عاشقِ دلبر

اسی طرح فرمایا ؎

کوئے دلبر میں کھینچ لاتا ہے
پھر تو کیا کیا نشاں دکھاتا ہے
دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے
سینہ کو خوب صاف کرتا ہے

پھر آپ اپنا ذاتی تجربہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں:-

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

جب ایک حساس دل بسا ایک طرف اس پُر آشوب زمانہ کی فریب کاریوں اَئمی گمراہیوں اور بداعمالیوں پر نظر کرتا ہے۔ اور بندگان الٰہی کو خدا سے منہ موڑے بلکہ اس سے بغاوت پر آمادہ دیکھتا ہے تو اس کی اصلاح سے قدرے مایوسی پیدا ہوتی ہے لیکن جب اس عظیم التاثیر کلام مجید کے برکات و فضائل کو سامنے لاتا ہے تو اس کی مایوسی امید سے بدل جاتی ہے۔ دل ہی دل میں ایک بدلا ہوا سماں پاتا ہے۔ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:-

افسردگی جو سینوں میں تھی دور ہوگئی
ظلمت جو تھی دلوں میں وہ سب نور ہوگئی
جو دور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے

پس بہت ہی مبارک ہیں وہ لوگ جو اس وجود سے اپنا روحانی تعلق پیدا کرتے ہیں۔ جس نے اس مایوسی کے زمانہ میں اُمتِ محمدیہ کو اس کلام مجید ہی کی روشنی میں بہا دیا۔ اور تمام ادیان باطلہ پر اس کی روحانی تاثیرات سے ایک فتح نمایاں دلا دی جو سوچنے والوں کے لئے ایک بہت بڑی دلیل ہے۔

فھل من مدکر

مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخاب

عہدیداران کی منظوری

مندرجہ ذیل مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے انتخاب عہدیداران کی فہرستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کی منظوری دیتے ہوئے باقی مجالس کی خدمت میں گذارش ہے کہ مہربانی فرماکر جلد انتخابات کرکے بھجوا دیئے جائیں تا منظوری دی جاسکے۔ جملہ مجالس کے نام لٹریچر اور قواعد بھجوائے جاچکے ہیں۔ جو انتخابات آچکے ہیں ان کی منظوری دی جا رہی ہے۔ دوسری تمام مجالس سمجھ لیں کہ انہوں نے اگر فہرستیں بھجوائی بھی ہیں تو دفتر ہذا میں موصول نہیں ہوئیں۔ اس لئے نئی فہرستیں بھجوا دی جائیں۔

سکندر آباد دکن

۱۔ قائد۔ بشیر الدین صاحب
۲۔ سیکرٹری۔ مسیح الدین الہ دین صاحب
۳۔ سیکرٹری تبلیغ و خدمت خلق سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب
۴۔ سیکرٹری مال۔ حافظ صالح محمد صاحب M.S.C
۵۔ سیکرٹری تجنید۔ لطف اللہ صاحب
۶۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ شیخ ابراہیم صاحب
۷۔ سیکرٹری ورزش۔ شمشاد خان صاحب
۸۔ سیکرٹری وقار عمل۔ دربار خان صاحب
۹۔ سیکرٹری تجنید۔ فضل احمد صاحب

ماہے ٹاہی مائینز

۱۔ قائد۔ مبارک احمد صاحب
۲۔ جنرل سیکرٹری۔ شیخ مبارک صاحب
۳۔ سیکرٹری مال۔ منظور خان صاحب

کنانور

۱۔ قائد۔ مسٹر ایم محمود صاحب

کالیکٹ

۱۔ قائد۔ ایم۔ کے آسان کویا

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

ایک ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظارت ہذا مکرم بی احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پینگاڈی کو آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کرتے ہوئے جملہ احباب سے توقع رکھتی ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کریں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

مہاتما بدھ کی ۲۵۰۰ ویں برسی کے موقعہ پر
ہمارے مبلغین کی تقریریں

۱۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب زواری ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس جو کیرنگ کانفرنس میں شرکت کے لئے مدراس سے تشریف لائے تھے نے اطلاع دی ہے کہ جو بھینیشر دینیکیٹل ، ارالب میں تھیوسافیکل سوسائٹی کے زیر انتظام مہاتما بدھ کی برسی کے موقعہ پر جو جلسہ ہوا اس میں ہمارے مبلغین کو دعوت دی گئی۔ اور سوسائٹی کے صدر کی طرف سے بذریعہ اشتہارات مولوی بشیر احمد صاحب فاضل عربی و سنسکرت مبلغ دہلی اور محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی تقاریر کا اعلان قبل از وقت کردیا گیا تھا۔ چنانچہ ہر دو احباب نے اس جلسہ میں شرکت کی اور مہاتما بدھ کی زندگی اور آپ کی تعلیم سے متعلق تقریریں کیں۔ جن کا سامعین پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ صدر اور اراکین جلسہ نے ہر دو مقررین کی بہت تعریف کی۔

۲۔ مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے مہابودھ سوسائٹی کے زیر انتظام منعقد ہونے والے جلسہ میں شرکت کی۔ ان کو پانچ منٹ کا وقت تقریر کے لئے دیا گیا تھا۔ مگر جب تقریر شروع ہوئی تو تقریر کا وقت آدھ گھنٹہ تک بڑھا دیا گیا۔ تقریر میں مہاتما بدھ کی اہنسا اور مساوات کی تعلیم کو بیان کیا گیا اور انہی امور سے متعلق اسلام کی تعلیم بھی پیش کی۔ اور احمدیت کا نقطۂ نظر بھی واضح کیا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

علاقہ جات ملکانہ و میو کی جماعتیں توجہ فرماویں

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ قادیان اس وقت علاقہ ملکانہ کے تین طلباء کو مبلغ /۲۰ روپے ماہوار کے حساب سے تعلیمی وظائف دے رہی ہے۔ ابھی مبلغ /۲۰ روپے ماہوار کے ایک وظیفہ کی گنجائش موجود ہے جو علاقہ ملکانہ اور میو کے ایسے ہونہار مڈل پاس طالب علم کو دیا جائے گا جو قادیان میں آکر مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر دینی تعلیم حاصل کرے۔ اور تکمیل تعلیم کے بعد کم از کم پانچ سال تک فریضہ تبلیغ بجا لانے کا عہد کرے۔ اس نادر موقعہ سے مستفید ہونے والے مڈل پاس طلباء علاقہ ملکانہ و میو اپنے والدین اور پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ فوری طور پر اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ ان میں سے موزوں طالب علم کو مرکز میں بلایا جاسکے۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

ایک ضروری تصحیح

متعلق اخراجات احمدیہ کیرالا کانفرنس پینگاڈی

نظارت ہذا کی طرف سے تبلیغی دورہ جنوبی ہند کی جو رپورٹ اخبار بدر مورخہ ۷ رمئی ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی ہے اس میں لکھا گیا تھا کہ اس کانفرنس کے تمام اخراجات جماعت احمدیہ پینگاڈی نے برداشت کئے ہیں۔ اس کے متعلق مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ مالابار نے تحریر فرمایا ہے کہ

"اگرچہ یہ کانفرنس پینگاڈی ہی میں منعقد ہوئی تاہم اسکے جملہ اخراجات کیرالہ کی جملہ جماعتوں نے مل کر برداشت کئے ہیں۔ کل تقریباً /۸۵۰ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ کالیکٹ۔ کنانور۔ کوڈالی۔ مناراگھاٹ۔ کرولائی۔ منگلور۔ مرکرا۔ کرناگاپلی۔ پینگاڈی۔ سنتان کوٹ وغیرہ کی جماعتوں اور احباب نے مل کر یہ اخراجات برداشت کئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء"

سو نظارت ہذا کو افسوس ہے کہ [illegible] معلومات نہ ہونے کی وجہ سے [illegible] سارے اخراجات کو صرف جماعت پینگاڈی سے منسوب کردیا گیا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

شیطان کا نفرنس

(از ایم۔ ایس۔ اسلم) ——— چھٹا شاندار ایڈیشن

ایک بیحد دلچسپ تبلیغی ناول جسے آپ شروع کرکے ختم کئے بغیر نہیں رہ سکتے عنقریب شائع ہو رہا ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے۔ سائز اعلیٰ ٹائیٹل آرٹ پیپر اور صفحات قریباً ۔ ملنے کا پتہ
سیٹھ عبداللہ الہ دین الہ دین بلڈنگس سکندر آباد دکن۔ اور۔ اسلم سنز قادیان

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ آج تک تائید سلسلہ میں کس قدر کتب شائع ہو چکی ہیں اور قادیان سے کون کونسی کتاب مل سکتی ہے تو آج ہی ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر فہرست کتب مفت حاصل کریں۔ عبدالعظیم ناظر تجارت کتب قادیان

کیرنگ واڑیسہ میں عظیم الشان تبلیغی کانفرنس

(بقیہ صفحہ ۱)

یادگیر نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع "جماعت احمدیہ کے کام اور ہماری ذمہ داریاں" تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت کو ان کے فرائض کی ادائیگی اور چندوں کی ادائیگی اور خلیفۂ وقت کی آواز پر ہمیشہ لبیک کہنے کی تلقین کی۔ اور اس کانفرنس کی غرض کو عملی صورت میں پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم ایڈیٹر صاحب آزاد نوجوان نے انگریزی زبان میں صداقت اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد صاحب خان صاحب نے اڑیہ زبان میں ایک نظم سنائی۔ جس میں مبلغین کرام کو خوش آمدید کہا گیا تھا۔ آخر میں صدارتی تقریر کے بعد پرسوز دعاؤں پر کانفرنس کا یہ آخری اجلاس ختم ہوا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اس کانفرنس کے موقعہ پر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر نے اجتماعی صدقے کی تحریک کی۔ چنانچہ جماعت کے سب افراد نے اس میں حصہ لیا اور اس موقعہ پہ ایک بکرے کی قربانی دیئے جانے کے علاوہ وصول شدہ صدقے کی تقسیم دوسرے رنگ میں بھی کی گئی۔

اجتماع کے نتائج

یہ شاندار اجتماع دو ہزار افراد پر مشتمل تھا۔ خدا کے فضل سے اس موقع پر ۵ ہزار کی تعداد میں لٹریچر تقسیم ہوا۔ چار ہزار لٹریچر جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل ہمراہ لائے تھے اور ایک ہزار لٹریچر سیٹھ عبداللہ صاحب

دنظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے تقسیم کیا گیا۔ ایک بیعت ہوئی اور ایک نکاح ہوا۔ جماعتوں پر اس کانفرنس سے آئندہ جوش عمل کے لئے بہت گہرا اثر ہوا۔ موقع کے مناسب حال اجتماعی دعائیں بھی پیارے آقا کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے کی گئیں ہر روز صبح کو درس کے طور پر جماعت کو انکی ذمہ داریوں اور اتحاد واتفاق عملی اقدام اور ٹھوس کام کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی

معززین کرام نے دور دراز علاقوں سے اس کانفرنس کے لئے سفر اختیار کرکے چھ ہزار میل سفر طے کیا جماعتوں نے اور کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی نے اس موقعہ پر اخلاص محبت اور تواضع کا بہت اچھا نمونہ دکھایا۔ اور مہمانوں کا ہر طرح خیال رکھا۔ اللہ تعالےٰ اس علاقے کی جماعتوں کے افراد کو جنہوں نے اس موقع پر کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا ہے جزائے خیر عطا فرمادے۔ اور اس علاقے کی ساری جماعتوں پر فضل عظیم نازل کرے اور سرزمین پر بھی خدا تعالےٰ کی رحمت نازل ہو۔

(شوریٰ) اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعتوں کے نمائندگان کی ایک شوریٰ ہوئی جس میں آٹھ ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ جن پر انشاء اللہ اس سال عمل ہوگا ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہر سال صوبہ اڑیسہ میں عظیم الشان پیمانے پر تبلیغی کانفرنس منعقد کی جائے (۲) آئندہ سال یہ کانفرنس کرڈاپلی میں ہو (۳) علاقہ اڑیسہ کی جماعتوں کا مرکز آئندہ کٹک تجویز کیا گیا۔ اور طے کیا گیا کہ کٹک میں مسجد احمدیہ اور مشن ہاؤس بنایا جاوے۔ (۴) ایک کمیٹی تین افراد پر مشتمل تشکیل دی گئی۔ جو جماعت ہائے اڑیسہ کا دورہ کرکے ان میں جہاں کہیں کوئی نزاعات ہوں ان کا سدباب کرے۔

غیر احمدیوں کی طرف سے مناظرہ کا چیلنج

مورخہ ۱۷ رمئی ۱۹۵۶ء کو غیر احمدی مولوی محمد اسمٰعیل کٹکی نے تحریری طور پر جماعت احمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج بھجوایا۔ جس کو جماعت نے منظور کرلیا اور مناظرہ کی شرائط طے کرنے کے بعد بتاریخ ۲۲ و ۲۳ رمئی دو روز میں مناظرے ہوئے ۲۲ رمئی کو مسئلہ حیات وممات مسیح علیہ السلام پر اور مسئلہ ختم واجرائے نبوت پر دو مناظرے ہوئے۔ ہر مناظرہ سوا گھنٹے تک جاری رہا جماعت احمدیہ کی طرف سے مناظر مولانا محمد سلیم صاحب تھے اور ان کے معاون مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیری تھے۔ صدر کے فرائض مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان نے ادا کئے۔

بتاریخ ۲۳ رمئی ایک مناظرہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوا۔ اس میں بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے مناظر مولانا محمد سلیم صاحب تھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ مناظرے نہایت شاندار طریقے سے کامیاب رہے ہمارے مناظر نے مخالف مناظر کے تمام اعتراضات کے نمبروار دندان شکن جوابات دیئے اور باوجود ہمارے بار بار کے مطالبات کے غیر احمدی مناظر نے ہمارے پیش کردہ ٹھوس دلائل کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جس کا غیر احمدیوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے پھر ایک بار ہماری جماعت کے ایمانوں کو ایسا صداقت کا نشان دکھا کر اور مخالف مولوی کا عجز دکھا کر تازہ کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس علاقے میں احمدیت کو بلند ترقیات مزید عطا فرماوے۔ آمین۔

مورخہ ۲۴ رکی صبح کو مبلغین ومعززین نیز دیگر آمدہ مہمان کیرنگ سے اپنے اپنے علاقہ جات واپس ہوئے۔ افراد جماعت احمدیہ نے اپنی پرخلوص دعاؤں اور نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام واحمدیت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے اپنے بھائیوں کو الوداع کیا۔ مبلغین کا یہ قافلہ خوردہ مقام پر مکان جناب فضل الرحمٰن صاحب نائب پراونشل امیر ٹھہرا۔ جہاں مکرم موصوف نے مہمانوں کی کافی خاطر ومدارات کی۔ اس کے بعد یہ قافلہ ۲۴ رمئی کی شام کو صوبہ اڑیسہ کے نئے صدر مقام بھبنیشور

([illegible]) میں پہنچا۔ جو خوردہ روڈ اسٹیشن سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک اسٹیشن ہے۔ یہ قافلہ بیس افراد پر مشتمل تھا جسمیں پراونشل امیر ونائب امیر اور جماعت کے افراد کے علاوہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس مکرم محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی شامل تھے۔ یہاں بدھا جینتی کی تقریب کے موقعہ پر جو تھیوسوفیکل سوسائٹی کی طرف سے جلسہ منعقد کیا گیا تھا اس میں مقامی جماعت کی کوششوں سے ہمارے دو معززین مکرم ایڈیٹر صاحب آزاد نوجوان کو زبان انگریزی اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی کو زبان اردو ہندی مہاتما بدھ کی سیرت پر تقاریر کا موقع ملا۔ یہ تقریریں بے حد پسند کی گئیں جلسے کی صدارت جناب لکشمی نارائن ساہو نے کی۔

جماعت احمدیہ بھبنیشور نے اس سلسلہ میں کافی جدوجہد کی اور ان کی کوشش کامیاب ہوئی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اسی تاریخ یعنی ۲۴ رمئی رات بارہ بجے مکرم ایڈیٹر صاحب آزاد نوجوان مدراس واپس تشریف لے گئے اور ایک مختصر قافلہ جو نائب پراونشل امیر فضل الرحمٰن صاحب بی۔اے۔ مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر پر مشتمل تھا پوری پہنچا۔ جہاں مکرم مولوی عبید السلام صاحب بی۔اے اور جماعت کے بعض اور افراد مقیم ہیں۔ یہ قافلہ مولوی عبید السلام صاحب کے مکان پر ٹھہرا صاحب موصوف نے اس قافلہ کی کافی خدمت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اسکے بعد یہ قافلہ بتاریخ ۲۶ رمئی کٹک کے لئے روانہ ہوا۔ جہاں جماعت کے مختلف احباب سے ملاقاتیں کی گئیں اس کے بعد مبلغین اپنے اپنے علاقہ جات کو واپس ہوگئے۔ (نامہ نگار)

نظارت دعوت وتبلیغ قادیان تمام جماعتہائے اڑیسہ اور عہدہ داران مبلغین اور معززین کرام کا شکریہ ادا کرتی ہے اور ان تمام حضرات کا جنہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب کرنے میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کانفرنس کے بہترین نتائج پیدا کرے اور جماعت کو اس علاقہ میں اخلاص اور محبت میں۔ اتحاد اور اتفاق میں بے نظیر نمونہ دکھانے کی توفیق دے۔ آمین۔

نظارت پوری توقع رکھتی ہے کہ دوسرے صوبے بھی اس طرح کی کانفرنسیں اپنے اپنے علاقوں میں منعقد کرکے اپنی جماعتوں میں تبلیغی بیداری پیدا کریں گی۔ اور امام وقت کی خوشنودی اور خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرینگی۔

کریما بصدکرم کن بر کسے کو نامروین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

خاکسار
ناظر دعوت وتبلیغ قادیان مشرقی پنجاب